قصیدہ عید غدیر

ذاکر اہل بیتؑ سید رئیس حسین نقوی عاصیؔ جائسی

کیا جانئے یہ کیا ہے دنیائے محبت میں
دل چین نہیں پاتا غم سے کسی حالت میں

یہ زخم جگر دیں گے تب لطف حقیقت میں
جب سامنے آئیں گے وہ میرے قیامت میں

دل چور تھا زخموں سے پر ان کی محبت میں
اف بھی نہ کیا منہ سے میں نے شبِ فرقت میں

یہ یاد و تصور اور یہ درد غم فرقت
کیا دولتیں میرے بھی ہاتھ آئیں ہیں الفت میں

بدلے گی بدلنے سے یہ خو نہ کسی صورت
دیوانہ رہے گا ہی دیوانہ حقیقت میں

تاریخ محبت میں دیکھا تو یہی دیکھا
انجام محبت ہے آغازِ محبت میں

ناکام محبت کا سر اور درِ جانانہ
یہ کیسی بہار آئی پھوٹی ہوئی قسمت میں

جو کام مرے آیا ہر رنج و مصیبت میں
اس کا ہوں میں دیوانہ کہہ دوں گا قیامت میں

کیا خوب ہوا پیدا رخ عقدہ کشائی کا
لو تازہ بہار آئی پھر گلشنِ مدحت میں

یہ جشن ولایت اور یہ محفل رندانہ
اعلانِ مودّت ہے اظہار مسرت میں

ساقی ہے وہ آج اپنا جو ساقیؑ کوثر ہے
بادہ بھی وہ بادہ جو بے مثل طہارت ہے

پڑھ مطلعِ نو عاصیؔ اب مدح میں مولا کی
تیرا بھی عمل شامل ہو جائے عبادت میں

کیوں مثل نبیؐ مولا تو ہو نہ حقیقت میں
دیں، دین ہوا اور ہے تیری ہی حمایت میں

کس کوشش پیہم سے دی اس کو جلا تو نے
زنگ اب نہیں آنے کا آئینۂ وحدت میں

لفظوں کی ہم آہنگی، کردار کی یک رنگی
ہے تیری امامت اور احمد کی رسالت میں

قرآن میں جو کچھ ہے وہ تیری زباں پر ہے
تو علم لدُنّی کا عالم ہے حقیقت میں

وہ انس ہوں یا جن ہوں یا حورو ملائک ہوں
مصروف ازل سے ہیں سب تیری ہی مدحت میں

ہوں مہر و مہ و انجم یا آب ہو آتش ہو
ہر چیز پہ تو قادر ہر شئے تیری قدرت میں

وہ ابر سخا بن کر چھائی ہے زمانے پر
جو موج بھی اٹھی ہے دریائے امامت میں

وہ فقر کا بستر ہو یا مسند شاہی ہو
بھولے سے نہ فرق آیا افتادِ طبیعت میں

بھولی ہے نہ بھولے گی دنیا کو یہ جانبازی
وہ جان کی قربانی تیری شبِ ہجرت میں

ڈر اہل ولاکو کیا مولا جو علی سا ہے
عاصیؔ سا بھی عاصی ہے اب دامنِ رحمت میں